یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کی دن دفتر مطبع اہل حدیث امرتسر سی شایع ہوتا ہی

سلسلہ ... نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS-AMRITSAR

الحمد للہ

اہلحدیث

امرتسر ۶ ذیقعدہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۱۳ جنوری ۱۹۰۵ء جمعہ

اغراض اخبار	قیمت اخبار سالانہ
(۱) دین اسلام [illegible] سنت نبی علیہ السلام کی حمایت [illegible] اشاعت کرنا۔ (۲) [illegible] کی عموما اور اہل حدیث کی خصوصا دینی اور دنیوی خدمات کرنا (۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں [illegible] کی نگہداشت کرنا	گورنمنٹ عالیہ سے ... للعہ والیان ریاست سے ... روسا و جاگیرداروں سے للعہ عام خریداروں سے ... [illegible] پیشگی آنی ضروری ہے [illegible]

نامہ نگاروں سے [illegible] تازہ خبر [illegible] دفتر [illegible] متعلق [illegible] کی بابت بذریعہ خط و کتابت [illegible] ہو سکتا ہے [illegible] بنام مالک مطبع [illegible] بنام منیجر خریدار کو [illegible]

بھیک مانگنا (۳) ولر

اکثر ہندوستانی عورتیں ہیں یہ اتنگر سے زلفی بندی میں شر سے بہتر سمجھید۔ یہ مثل اپنے موقعہ پر بہت پر معنی اور پہلو دار [illegible] ہم ہاتھ میں کاسہ ہی ثابت نہ ہو۔ بلکہ لوٹا پہلے ا[illegible] میں بہتر سمجھیں جیسے چھلنی میں۔ پہار م اگر کوئی [illegible] دے ہی تو چھیدوں کی راہ نکل جاوے۔ وہ بدر بھرنے کی محنت [illegible]

رہا ہو۔ اس سے ثابت ہوا کہ بھیک مانگنا کس قدر معصیت اور عذاب الٰہی ہے۔

لیکن ہمارے مرحوم بھکاریوں کو اسکی کچھ پروا نہیں۔ بدبخت بھکاری خود ہی ذلیل نہیں بلکہ اُنکے ساتھ ساری قوم ذلیل ہے۔ اُسکی عزت بالکل گندہ ہو گئی ہے۔ وہ نہ صرف اذل القوم ہے بلکہ مذل القوم ہے۔ ہندوستان کے بھکاری تمام ولایتوں میں نامور ہیں عرب اور خاص مکہ معظمہ میں ان کو ہندی مکسور القدح کے خطاب سے مخاطب کیا جاتا ہے یعنے ٹوٹے پیالے والے ہندی۔ یہ وہ لوگ ہیں جو بھیک مانگ کر حج کرتے ہیں اور بھیک ہی کے بھروسے کعبہ میں وہر ناد چیتے ہیں۔ بھلے آدمیوں کو دق کرتے ہیں۔ اور اگر جیتے مرتے گرتے پڑتے ہندوستان واپس آگئے پھر تو لوگوں پر احسان دھر کر خوب ہی پیٹ بھر کر بھیک مانگنی شروع کر دیتے ہیں۔ در دروازہ پر جا کر ٹانگ لگائی۔ بھلا حاجی۔ فقیر دو سال کے بعد مکہ مدینہ کی معصیری اٹھا کر اور حج سے مشرف ہو کر دروازے پر آیا ہے۔ بال بچوں کے حق میں وہاں بھی دعا کرتا رہا ہوں۔ فقیر تو دعا سے دولت ہی کے لئے ہے۔ خوا ہمہ دوڑی آئی۔ آہا ہا یہ تو حاجی لٹو شاہ ہیں۔ بی بی سے جا کر کہا بڑی دردناک آواز سے ہجرت کا قصہ سنایا کہ ہمنے ... اب دو سال بعد حج کر کے لوٹے ہیں کتنا پھوکا ... ہاتھ میں لئے کھڑے ہیں ... بیت اللہ کے غلاف کا پارچہ ... مجھکو بھی زیارت کرادو۔ ماما آپ ... زیارت لائی۔ بی بی نے خود بھی چوما ... بچوں اور گھر کے والوں کو بھی زیارت ... آٹے اور اناج اور پیسوں سے ... خاطر کیا جاتا ہے اور بھیک بھی ہا پیٹ ہے۔ وہی مثل۔ کہ سودا عاقبت کا مطلب فقیر کا ... ہے جیتے تو دنیا کے لئے ہیں ہی۔ یہاں تو دین سے بھی کمائی جاتی ہے۔ اور طرح طرح کے روپیہ بدل کر دین کی ... بنایا جاتا ہے۔ مذہبی پیشواؤں کا حج کو جانا ... مشتبہ مقدس کی

زیارت سے مشرف ہونا خلوص نیت سے بہت کم ہوتا ہے بلکہ اکثر دکانداری کے بہکا دینے کو سر لئے میں سہرا کا بجانا ہے۔ بالفرض خلوص نیت ہی سے سہی مگر کوئی بتائے کہ اس مقدس کاروں پر کیا اثر کیا حاجی صاحب یا کربلائی صاحب اپنے اجر اور ثواب کا حصہ اوروں کو بانٹ دیتے ہیں۔ وہ اگر مقدس کے پتلے اور برکت کے فرشتے بنگئے ہیں تو اپنے لئے نہ کہ اوروں کی شفاعت کے لئے۔

بھیک مانگ کر حج کو جانے کی بھیڑ چال کا بند ہونا محال ہو رہا ہے ایک حاجی نے مجھسے چشم دید حالات بیان کیے کہ اکثر بھکاری اور بے استطاعت لوگوں کی حالت عرب میں ایسی ناگفتہ بہ ہو جاتی ہے جب حد درجہ نان و نفقہ سے محتاج ہو جاتے ہیں تو بعض کہتے ہیں کہ ہماری شامت نے دھکا دیکر ملک عرب کی ٹھوکریں کھلوائیں کاش ہم عیسائی ہو جاتے کسی گرجا کے پاسبان بن جاتے۔ ہمیں کیا معلوم تھا کہ حج میں ایسی مصیبتیں پیش آئینگی۔ سچ کہا صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے کاد الفقر ان یکون کفرا قریب ہے کہ فقر کفر ہو جائے۔ ذرا غور کرنا چاہیئے کہ یہ حج کرنے والا اور آیت کا مضمون کہ فاعتبروا یا اولی الابصار

گر اب سے پھر جیتے وہ کعبہ کو سفر سے
تو جا تو پھر سے شیخ جی اللہ کے گھر سے

فقیر بالفتح کے معنے اونٹ کی ناک کا ہڈی تک چھید نا اُس میں نکیل ڈالی جاتی ہے اور زمین کا کھودنا اور کسی نہر سے پانی لانے میں ڈالنے کو سوراخ کھودنا اور بالضم جانب اور بالضم و فتح قاف جمع یعنے جوانب اور بالکسر و فتح قاف پشت کے منکے جنکو ہڈی کی ڈوری کہتے ہیں اور بالفتح و کسر قاف وہ مرد و شخص جسکی کمر محتاج ہو جانے سے ٹوٹ گئی ہے اور بالفتح و ضم احتیاج اور درویشی اب فقیر اور فقرا کے معنے بھی اسپر قیاس کیجئے یعنے حد درجہ عاجز اور شکستہ اور تباہ حال۔ کیا ہمارے ملک کے بھکاری یعنے فقیر مندرجہ بالا لغوی معنی کے مصداق ہیں۔ وہ تو ہٹے کٹے توانا اور تندرست اور مال اور سرمایہ والے ہیں۔ اکثر مہنت اور شاہ جی اور پیرزادے بڑے مالداروں کو بھی پیچھے چھوڑ دیں۔ لیکن مندرجہ بالا حدیث

جس طرح واقعی مفلسوں اور محتاجوں پر صادق آتی ہے۔ اُسی طرح جعلی اور مصنوعی فقیروں پر بھی جو در اصل مالدار ہیں صادق آتی ہے۔ کیا معنو کروہ جس طرح حد درجے کے محتاج اور زندگی سے تنگ ہو جانیکے باعث کافر ہو جانے کے قریب ہیں یا کافر ہو گئے ہیں مثلاً سینکڑوں بلکہ ہزاروں مسلمان عیسائی ہو گئے اور اب آریا ہونے لگے ہیں۔ اسی طرح یہ نام کے فقرا لوگوں کو دھوکا دینے اور مہذب ٹھگ اور ڈاکو بن کر لوٹنے کے باعث کفر کے قریب ہیں۔ کیا ان میں یہ صفتیں قدرت الٰہی نے پیدا کی ہیں۔ کیا اسلام انکو حکم دیتا ہے کہ ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھے رہو اور کسب حلال نہ کرو یا فقر کے حیلے سے دنیا کو لوٹو۔

پھر طرہ یہ ہے کہ جو لوگ حقیقت میں صاحب فقر ہیں یعنے اپاہج یا یتیم یا نابالغ بچے انکی کوئی خبرگیری تربیت تعلیم وغیرہ سے نہیں کرتا بلکہ ان لوگوں کا پیٹ بھرا جاتا ہے جو پہلے ہی ناک تک بھرا ہوا ہے۔

مندرجہ بالا احادیث کے خلاف شکم پرستوں نے حدیث گھڑلی ہے کہ الفقر فخری یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بالکل اتہام ہے۔ بالفرض یہ حدیث صحیح ہی۔ لیکن کیا موجودہ زمانے کے فقرا بھی اسی فقر کے ساتھ متصف ہیں جسکے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متصف تھے۔ یہ تو فقیر نہیں بلکہ امیر بن الامیر ہیں۔

پنجاب کے بعض شہروں اور قصبوں میں جو لوگ اپنے پیروں اور ولیوں کے مزاروں پر آسن جمائے بیٹھے ہیں یا سجادہ نشین ہیں اور جنکی نسبت راسخ الاعتقاد جہلا کا یہ قول اور یہ عقیدہ ہے کہ یہ تو بخشے ہوئے (بخشے ہوئے) ہیں۔ انکی تباہ کاری۔ شراب خواری اور فسق و فجور کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ مگر وہ برابر پجتے رہتے ہیں قرآن مجید میں صاف وارد ہے تعاونوا علی البر والتقوی و لا تعاونوا علی الاثم والعدوان یعنے نیکی اور پرہیزگاری پر اعانت کرو اور گناہ اور حد شرعی سے تجاوز کرنے پر اعانت نہ کرو۔ اب خانقاہوں اور عرسوں اور میلوں کی حالت پر نظر ڈالیگا۔ تو پیروں اور مریدوں دونوں کا تقوی کھل جائیگا۔

کلام مجید میں انما الصدقات للفقراء الآیہ میں لفظ انما نے حصر کر دیا ہے کہ صدقات بجز فقرا اور مساکین کے دوسرے کیلئے نہیں۔ یہ حکم صدقہ دینے والوں کے لئے ہے نہ کہ صدقہ مانگنے والوں کے لئے۔ مطلب یہ ہوا کہ مالدار اور ذی استطاعت لوگ حق بحقدار پہنچائیں اور اس امر میں نہایت احتیاط اور تقوی اللہ سے کام لیں۔ ورنہ وہ بسا اوقات اثم اور عدوان کی اعانت کرنے والے ہونگے۔

پس صدقہ دینے والوں کا فرض ہے کہ اس امر میں کما حقہ چھان بین کریں کہ کون لوگ مستحق ہیں اس آیہ میں یہ حکم کہاں ہیں کہ صدقہ دینے والوں سے بھیک مانگتے پھرو اور شہروں اور قصبوں میں دوربین لگا کر دیکھو کہ صدقہ دینے والے کون کون ہیں قرآن مجید کی رو سے صدقہ دینا فرض ہے نہ کہ لینا پس بھیک مانگنے والوں کا کوئی حق نہیں کہ بھیک مانگتے پھریں حالانکہ معاملہ بالکل برعکس ہے۔ پیر صاحب بایں ریش و فش و بایں گھم و گھم بلائے بے درماں کی طرح غریب مرید کے گھر پر دھرنا دیتے ہیں۔ مجبوراً سگ آمد و بخت آمد بیچارے کو مدارات کرنا اور نذر بھینٹ وکھنا و اثت کھسائی دینا ہی پڑتا ہے ورنہ عاقبت کی طرح طرح کی دھولیں ہے۔ ناظرین کو معلوم ہے کہ ہندوستان میں چھری ماروں اور گرزماروں کا ایک گروہ ہے جو دوکان دوکان اپنی معمولی پھیری لگاتے ہیں اور کوئی نہ دے تو سر پھوڑ لینے کی دھمکی دکھاتے ہیں۔ بھلا یہ بھیک مانگنا ہے یا استحصال بالجبر علی ہذا۔ و اما السائل فلا تنھر الآیہ مسئول عنہ کے لئے ہے نہ کہ سائل کے لئے حاصل صرف اتنا ہے کہ سائل کو جھڑکو نہیں یہ بھی حکم نہیں کہ سوال پورا کرو۔ گداگر یاروں نے اس آیہ کے یہ معنے گھڑے کہ بھیک مانگتے پھرو۔ واہ کیا کہنا ہے۔ گویا آیہ کے یہ معنے ہوئے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو حکم دے کہ بھیک مانگتے پھریں لاحول ولا قوۃ۔

مقدس مذہب اسلام کی یہ خاص [illegible] زندگی بسر کرنے کا حکم دے [illegible] کسبت و علیہا ما اکتسبت خدا تعالی [illegible] کی معنوی تحریف سے ہمیشہ محفوظ رکھا ہے اور قیامت تک محفوظ [illegible]

فقط احمد حسین شوکت (عصر جدید)

ahmadimuslim.de

سورن سنگھ محمد یوسف ہو گیا

مکرم جناب مولانا صاحب - بعد سلام علیکم کے واضح رائے عالی ہو آپکا پرچہ اخبار ۱۶ر دسمبر کا چھپا ہوا ۲۶ر دسمبر کو عین انتظار میں پہنچا۔ چونکہ آپ کے جواب آنے میں دیر ہوئی تھی - اس لئے واقعہ ۲۳ر دسمبر بروز جمعہ جامع مسجد کوئٹہ میں بندہ نے اسلام قبول کیا - اور میرا نام بجائے سورن سنگھ کے محمد یوسف رکھا گیا ہے اور بندہ نے بوقت اسلام قبول کرنے کے جو کچھ دلی خواہش سے دیا جسکو سن کر سامعین از حد خوش ہوئے اور ہر ایک نے انصاف کی نگاہ سے دیکھا ذیل میں مسطور کرتا ہوں - براہ مہربانی آپ اپنے اخبار اہل حدیث میں درج فرماویں عین عنایت ہوگی -

(مضمون) (میں مسلمان کیوں ہوا)

معزز ناظرین اسمیں شک نہیں - کہ انسان کو خداوند کریم نے اشرف مخلوقات پیدا کیا ہے - لیکن جو قدرتی کمزوری اسکے گلے کا ہار ہو گئی وہ ذرہ بھی آگے چلنے نہیں دیتی - انسان تو چاہتا ہے کہ میں آگے بڑھوں - جہانتک ہو سکے اپنی عزت حاصل کروں اسلئے انسان کو محتاط رہنا چاہئے کہ اس کمزوری سے ہر وقت بچتا رہے اور جہانتک ہو سکے قدم کو آگے بڑھانے کی کوشش کرے - فطرتی کمزوری انسان پر اسکی غفلت دیکھکر سوار ہو جاتی ہے اگر انسان ہوشیار اور مضبوط رہے اور ہر وقت خدا کے خوف کو مد نظر رکھے تو میں کہہ سکتا ہوں کہ یہ مرض اسکو [illegible] لاحق ہو - لیکن جب وقت خدا کا فضل ہو تو ایسی کمزوریاں خواہ ہزاروں بلکہ صدہا ہوں تو کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتیں خدا کا فضل بھی اُس کے خوف سے ہوتا ہے - جب سے میں انسانیت کے قالب میں آیا ہوں - اور عقلمندی اور ہوشمندی کا جامہ پہنا ہے - مجھکو یہی شوق رہا ہے کہ کسی طرح سے صراط مستقیم کا پتہ ملے - اس میری جستجو اور کوشش کا یہ نتیجہ ہوا کہ بہت سے گڑھوں میں پھنستا رہا - اور گڑھے بھی اس قدر عمیق تھے کہ جن سے نکلنے کی صورت محال تھی - چونکہ میرے ساتھ فضل الٰہی شامل حال تھا مجھکو اُن گڑھوں سے ایسا نکالا جیسے مکھن سے بال - اب میں اُن گڑھوں کا ذکر کرونگا جنمیں مجھکو بہت سی مشکلات پیش آئیں - پہلے گڑھا آریوں کا تھا - اسمیں قریب چار سال تک رہا اور خوض کیا گیا لیکن اسکی تعلیم اس قدر بیہودگی اور [illegible] تھی - میں کہہ سکتا ہوں کہ کوئی شریف اور خاندانی آدمی اسکو ہرگز قبول نہیں کریگا بلکہ اسکی نفرت کی نگاہ سے دیکھکر کوسوں بھاگیگا اوّل اُنکے ویدک تعلیم سے ایک مسئلہ نیوگ کا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکی بانی کی خواہش یا تو دنیا کو آزادی کے لئے تھی یا فیاشی اسکو منظور تھی جس سے اسکی مراد تھی کہ کوئی شخص اس جہل سے بغیر غوطہ زنی کے خالی نہ جاوے ایک چھکنے کی بنیاد پر صاف حکم دیدیا - کہ نیوگ سے اولاد حاصل کرنا بہت کار خیر اور ثواب کا کام ہے اسکی تشریح شرافت اور آدمیت سے بعید ہے - اسواسطے میں چھوڑتا ہوں - دوسرے یہ کہ انہوں نے مکتی کو میعادی ٹھہرایا ہوا ہے اور تناسخ ہمیشہ کے لئے گو کا ہار قرار دیا گیا ہے جس میں سے کبھی نجات نہیں - یہ بخل اور تنگدلی خدائے رحیم کریم کی طرف منسوب کرنا عقل سلیم کبھی تجویز نہیں کر سکتی - جب حالت میں پرمیشور کو ابدی نجات دینے کی قدرت تھی اور وہ سرب شکتیمان تھا تو کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسا بخل آسنے کیوں کیا کہ اپنی قدرت کے فیض سے بندوں کو محروم رکھا اُنپر یہ اعتراض اور بھی مضبوط ہوتا ہے - جسکو دیکھا جاتا ہے - کہ جن روحوں کو ایک طول طویل عذاب میں ڈالا ہے اور بھیجنے کے لئے جونیں بھگتنے کی مصیبت اُنکی قسمت میں لکھدی ہے وہ روحیں پرمیشور کی مخلوق ہی نہیں ہیں - اسکا جواب آریہ صاحبان یہ دیتے ہیں کہ پرمیشور ہمیشہ کی مکتی دینے پر قادر تو تھا سرب شکتیمان جو ہوا لیکن میعادی مکتی اس وجہ سے تجویز کی گئی کہ سلسلہ تناسخ کا ٹوٹ نہ جاوے - کیونکہ ہر حالت میں روحیں ایک تعداد مقررہ کے اندر ہیں اور اس سے زیادہ نہیں ہو سکتیں - پس ایسی صورت میں اگر دائمی مکتی ہوتی تو جونوں کا سلسلہ قائم نہیں رہ سکتا کیونکہ جو روح نجات ابدی پاکر مکتی خانہ میں گئی وہ تو گویا ہمیشہ کے ہاتھ سے گئی اور اس روزمرہ کے خروج کا آخری یہ نتیجہ ضرور ہوتا تھا کہ ایک دن ایک روح بھی جونوں میں ڈالنے کیلئے پرمیشور کے پاس نہ رہتی - اور کسی دن یہ سلسلہ تمام ہو کر پرمیشور معطل ہو کر بیٹھ

جاتا۔ اور ایسی تعلیم جس میں کہ ایک روز جنم لینے میں پرمیشور سے مل ہو جاتا ہے ذی عقل آدمی کب تسلیم کر سکتا ہے کہ یہ تعلیم خداوند پاک کی ہو اور دوسرا اگر ملا سکھوں کا تھا خدا خدا کر کے اس گڑھے سے نجات پا کر جب میں نے پھر حق کے لئے جستجو کی تو سکھوں کے گڑھے میں پھنس گیا۔ سکھوں کا اصول گرنتھ صاحب کی تعلیم ہے جب اسکو غور سے دیکھا جاتا ہے تو اسمیں شک نہیں ہے کہ جو کلام بابا صاحب نے کہے ہیں وہ بالکل پاک و صاف اور شرک سے نفرت کرانے والے ہیں۔ مگر بعد میں ایک عرصہ کے گذرنے کے باوا گوبند سنگھ صاحب نے اُس تعلیم کو جو باوا صاحب کے منہ مبارک سے نکلی ہوئی تھی اُلٹ پلٹ کر کے منگھڑت شلوک اسمیں داخل کر دیئے اور جہاں جہاں رسول کریم کی پیروی کی تاکید فرمائی تھی۔ اسکو نکال کر بجائے اسکے برعکس شلوک داخل کر دیئے گئے مجھکو ایک دفعہ باوا صاحب کا چولہ دیکھنے کا موقعہ مل گیا جو کہ تبرک کے طور پر سکھ صاحبان نے ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور کے ایک مندر میں رکھا ہوا ہے اُس کو کھولکر جب دیکھا گیا جسمیں ... کچھ شک نہیں ہے اور رسول کریم کی پیروی کی نسبت تحریر ہوئی پائی گئی۔ یہ چولا باوا صاحب تبرک کے طور پر باوا صاحب کو رب العالمین کی درگاہ سے ملا تھا جو آجتک شہادت کے طور پر موجود ہے۔ اس کے دیکھنے سے مجھکو شک ہو گیا اور میں نے معلوم کیا کہ جب باوا نانک جیسے صالح آدمی نے اسلام کی شہادت دی ہے۔ تو اسمیں کسی قسم کی گنجائش نہیں ہے کہ اگر کوئی سچا مذہب دنیا پر ہے تو اسلام ہے۔ اس لئے اسکو بھی سلام کیا اور پھر اسلام کے اصولوں کے دیکھنے کا شوق ہو گیا۔ میرے مہربان مولوی امام الدین صاحب ٹھیکیدار و مولوی عبدالمجید کلرک گنمنٹ آفس و بھائی احمد خاں و بھائی حاکم خاں سے کتب اسلامی اور اُس کے اصولوں کے سمجھنے کا موقعہ مل گیا۔ جہانتک میں نے تجربہ کیا ہے اور عقل کو زور سے میدان دیا ہے تو یہ معلوم ہوا کہ بیشک باوا صاحب کی شہادت برحق ہے۔ اور اسلام ہی ایک مذہب دنیا پر ہے جو سچا اور قابل تسلیم ہے۔ اول جب میں دیکھتا ہوں کہ پہلا رکن اسلام کا نماز ہے۔ اُس کے معاینہ طرز تحریر کو سوچا گیا۔ اسمیں تو ایک وحدت کا دریائے بے کنار بہ رہا ہے ... پانچ وقت خداوند

کریم سے ہمکلام اور اُس کے حضور میں اپنے عجز و نیاز پیش کرنیکا ایسا امن اور پاک طریقہ ہے۔ ایسا کسی مذہب میں دیکھنے میں نہیں آتا ہے۔ پس اپنے پہلے مذہب کو خیرباد کر کے آج سے میں پیارے اسلام میں داخل ہوتا ہوں۔ اور آپ صاحبان سے التماس کرتا ہوں کہ میرے حق میں دعا کریں۔ پروردگار عالم مجھکو اس راستہ پر ہمیشہ کے لئے دائم و قائم رکھیں۔ آمین ثم آمین

(نیاز مند محمد یوسف نومسلم شہر کوئٹہ بلوچستان)

(ایڈیٹر۔ اپنی وجہ معاش سے بھی اطلاع دیں کہ تسکین خاطر ہو سے
پراگندہ روزی پراگندہ دل ۔ خدا دید روزی بحق مشتغل)

بقول سکھاں و ایڈیٹر

اخلاقی مسدس

منزل کڑی ہے راہ کٹھن راہبر نہیں ... ٹھوکر قدم قدم پہ ہے اور رہگذر نہیں
ملتا ہو اسکو جسکو ہماری خبر نہیں ... چاہیں جو آج اسکو پکڑ لیں تو پر نہیں
توفیق دے خدا یہ ہمارے غبار کو
دامن پکڑ کے روک لے اُس شہسوار کو

وہ شہسوار قوم میں جو کوسوں نکل گیا ... اور رہ گئے تو ہم ہیں کہ سمند اچھل گیا
اک اک قدم پہ سیکڑوں دل جان سے نکل گیا ... اور چلتے وقت اس طرح آنکھیں بدل گیا
گویا ہماری صورتوں سے آشنا نہ تھا
بلکہ ہمارا نام بھی شاید سنا نہ تھا

حیران ہوں وہ اسکی محبت کدھر گئی ... وہ پیار کیا ہوا وہ رفاقت کدھر گئی
شفقت کدھر گئی وہ عنایت کدھر گئی ... ہمدرد تھا بنا ہوا تھا صداقت کدھر گئی
کہتا تھا تجھ سے رشتہ الفت نہ توڑونگا
گو تن سے جان جائے پہ تجھکو نہ چھوڑونگا

کیا کچھ نہ تھا ہمیشہ عہد وفا کے پاس ... ہیہات شوخ چشم کہاں تو کہاں ہم ادھر
یہ بھی ہو کوئی طرز محبت نہ ہو جا پاس ... کیا خاک تجھ سے اب کوئی امید ہو کوئی آس
جس نے اڑا دیا اسطرح برسوں کے پیار کو
جیسے خزاں اڑاتی ہے فصل بہار کو

حیران ہو گے کونسا وہ شہسوار ہے ... فرقت میں جسکی آج یہ دل بیقرار ہے

آنکھیں کھلی ہیں آہوں پہ استغنا رہے — زخمی جگر ہے سینہ تپاں دلفگار ہے
کیا نام لوں میں آپ کے اس شوخِ رند کا
دیکھو یہاں بن ہے وہ اقبال ہند کا

سوچو ذرا تو آپکا مسکن ہے کس جگہ — اور آپکے بزرگوں کا مدفن ہے کس جگہ
وہ پیاری کلیاں اور وہ جوبن ہے کس جگہ — نغمے تھے جسمیں ہمیں کے وہ گلشن ہے کس جگہ
گلشن تو ہو رہا ہے نقشہ بدل گیا
لبریز ہو کے شیشہ و ساغر اچھل گیا

ہر دم ابھر رہی ہے تیری صدا فساد کی — منظور سر پرستی ہے بغض و عناد کی
ممکن کہاں جو بات ہو کچھ اتحاد کی — ثروت نے ان ہی سچوں پہ لیس خیرباد کی
بگڑا ہے جو دیار سو اس سے تباہ کیا
ہر روز جو جگایا ہے کنویں اسکی چاہ کیا

آغاز ہو رہا ہے انجام وہ نہیں — جس زور شور کی ہو چکا شام وہ نہیں
جس رنگ ڈھنگ کی ہو بنا نام وہ نہیں — کمبخت کو کتنے زور سے ہوں کام وہ نہیں
کر نیکو باتیں کرتے ہو سب ہیں سکتوں
دیکھو جو غور سے بس ڈھول کا ہے پول

کچھ جو دیتے ہیں تو لیں وہ نہیں زیر — جو شام سے گرد ہوں تو پھیلا پھر پریز
ممکن نہیں کہ فرق ہو جہان نہیں — اور مٹلے خدائی کے پل پہر کا
لیکن جناب کہہ رہے دعویٰ کا زور ہے
لیکن جناب کا وہاں بولی کا شور ہے

سہو ٹیں لا کھا ایک ہی غنچہ کو نہیں — آسماں اگر یہ چھیڑیں تو کا میں دیا
ہاں ہاں ادھر گریں — یہ آسماں بتائیں تو کہتے وہ زمیں ہے
المختصر جو باتیں بتائیں یہ سیدھی سیاں
الٹی سمجھ کے لوگ سمجھتے ہیں الٹیاں

پھر پوچھئے جو ان سے کہو کیا یہ ڈھنگ ہے — لیکن کہاں ہے اور کہاں وہ امنگ ہے
کہتے ہیں کیا کریں ادھر اماں سے جنگ ہے — بیوی ادھر لڑے ہے تو تیرو تفنگ ہے
اس کشمکش سے جان مصیبت میں آئی ہے
مشکل سے جان دونوں سے ہم نے چھڑائی ہے

سچ پوچھئے تو ان کا بھی حضرت ہے کیا قصور — کیجئے معاف آپکا سارا ہے یہ فتور
وہ رنگ آبنوس ہیں اور آپ کوہ نور — وہ ہیں زمیں کی چیونٹیاں تم عرش کا طیور

منبروں پہ آپ کے تو ہو چکی ہسٹری
اور چولہا ہو چکی ہیں ہو انکی ہسٹری

مطلب ہے یہ کہ کچھ انہیں تعلیم دیجئو — پیرینہیں کہ بال میں جا ناچ کیجئے
وہ آپکو دیں جام تو آپ انکو دیجئے — لیکن ہاں یہ ہے اپنی طرح شاد کیجئو
جھگڑے ہیں مرد و زن میں برابری ہوئی
دنیا میں آج قوم ہے وہ ہی بڑی ہوئی

یوں تو جناب بھی بڑے اقبالمند ہیں — صندوق انہیں میں کئی لوٹ بند ہیں
ہمت بڑی ہے اور ارادے بلند ہیں — لیکن بغور دیکھئے تو بہاگ مند ہیں
وہ قوم کیا بڑھیگی جہاں فرد فرد کا
ہو فرض جبار ٹانا ہی فقط اپنی گرد کا

انصاف سے کہو کبھی آیا خیال ہے — حیران نصیبہ قوم کو کیا کیا ملال ہے
کیا کیا کمال تھا آ گیا کیا زوال ہے — کس دکھ میں رات کٹتی ہے کیا دن کا حال ہے
لیکن جناب آپ کو اس سے غرض ہی کیا
اوروں کا درد ہو کا مفتی تمام فرض کیا

اور ہیں بھی یہ جناب کیوں انہیں زہر کر — کیا فخر ور اور سے دکھ درد کو جو لیں
اک اور بھی تو بات ہے حضرت جو دیکھا ہیں — شاید چھٹ نہ جائیں کہیں انکی آفتیں
اللہ رے کہتے ہیں اپنی نظر سے آپ
آئینہ دیکھتے نہیں جادو کے ڈر سے آپ

کب تک رہیگا جوش یہ فصل بہار کا — بہتر ہو دل میں کھٹکا رہو خارزار کا
اچھا نہیں ہے شوق تماکول کی پیار کا — اس ایک ایک پھول میں ہو دل ہزار کا
کیا حکم ہے تمہیں اس باغبان کو
سمجھنا نہیں ہیں خوب ہو سود لمبی تان کو

(ایک مخلص)

بھنگ

کسی نے یہ اک رند سے پوچھا کہ سے ہو — میاں کیوں نہیں بھنگ سے بھی مکھیاں نے
کہ ہے و لکھا رنگ کے دم لگا کے — مجھے بھی ذرا عقل دی ہو خدا نے
جب انسان ہو بھنگ پی کر گدھا سا
کہو پھر پئیگا گدھا ہو سے گدھا کیا؟

ahmadimuslim.de

شراب

جانا نہ تم شراب کے نزدیک زینہار
مل جائے اسکو گلشن ہستی میں جسکو یار
بستی میں اس بلا کا اگر ہو گیا گذر
ناگن یہ وہ ہو کاٹے کا جسکے نہیں علاج
پیتے ہیں جو اسکو تو بیتی ہو انکا خون
کیفیت شراب یہ وہ خانہ خراب ہے
پہند میں اسکو صاحب دولت پینا اگر
آجائے دم میں اس کے اگر ہو دشیار
ہوتا ہے اسکے پینے سے انسان کا خیال
گرویدہ اسکا صاحب توقیر ہو اگر
رہتا نہیں ہے پاس ہو انسان کا وقار
بیچے یہ ایکبار نگی منہ کو ناصر ادا
امراض مختلف کی یہی جڑ ہے نامراد
پی کر اسے جہاں میں تبہ ہو لا بہلا کوئی
مشہور خاندان جو تھا اک زمانہ میں
یہ بادشاہوں کا بھی نہیں چھوڑتی وقار
پی کر اسے بعقل میں کچھ پڑ کے فتور
بچتا نہیں جو ایسی بلا سوچے ناسمجھے
سو آفتوں کی ایک یہ آفت ہے ناسزا
انساں کو کر دیتی ہے بدست اس قدر

انسان کی یہ دشمن جانی ہے شکل یار
ممکن نہیں آئے پھر اسمیں کبھی بہار
کروے گی چند روز میں ویران وہ دیار
جانبر ہو کیسے جسکو یہ ڈس جائے ناگہاں
بچتا نہیں جو عشق کا اسکو ہو اشکار
ہیں بے چراغ کر دیے گھر جسنے بیشمار
نادار ہوکے ہوتا ہے آخر ذلیل و خوار
ہوش و حواس رہتے نہیں اسکے برقرار
جن آکے جیسے سر پہ کوئی ہو گیا سوار
دامن اپنا پہلا ہے تو کھو وہ وقار
انسان ہو جو بھی دیتی ہے یار غار
ہو تو عمر بھر کیلئے ہو گلے کا ہار
آخر وہ مر کے رہتا ہے یا خستہ بیقرار
یہ خرمن حیات کی ہے برق شرر بار
اس نے کئے تباہ ہزاروں ہیں اسی بار
اس سے خدا بچائے بری ہے یہ نابکار
اس سے حواس خمسہ میں آتا ہے انتشار
دانستہ منہ میں موت کی جاتا ہے وہ ہار
لازم ہے ہر بشر کو رہے اس سے ہوشیار
جاتا تمام عمر نہیں اس کا پھر خمار

احقر خدا سے کرتے رہو تم یہی دعا
ہندوستان سے دور کہیں ہو یہ نابکار

(از شیونس گائیڈ)

تفسیر ثنائی اردو - قابل دید ہے۔ زمانہ کی ضرورتوں کو
کافی چار جلدیں ۱۴ پارہ قیمت (للعہ)

دعوت اسلام

(گذشتہ سے پیوستہ)

آتش پرستی میں آریہ منجی ہوئے ہیں ہون نام رکھا ہے۔ بہانہ یہ کہ ہوا شدہ ہونے کے واسطے ایسا کرتے ہیں جو سراسر غلط بلکہ اغلاط ہے صرف عوام کو دھوکا دینا منظور ہے اگر آتش پرستی نہیں کرتے ہیں تو خاص اہتمام سے ہون کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ روشن آگ میں میوہ جات گھی وغیرہ عمدہ اشیاء ڈالتے وقت وید منتر پڑھنے کی کیا ضرورت ہے کیا وید منتر بھی آگ میں جلکر ہوا کو شدہ کرتے ہیں اگر کرتے ہیں تو پڑھنے سے مسلم وید ڈالدیئے جایا کریں تو خوب ہی ہوا شدہ ہو۔ اور اگر نہیں کرتے ہیں اور یقینا نہیں کرتے ہیں تو کیوں نہیں بہر جی کے بھاڑ یا حلوائی کی بھٹی یا نان بائی کے تنور میں میوہ جات گھی وغیرہ عمدہ اشیاء جھونک دیا کرتے ہیں جس سے خوب خوشبو پھیلے اور ہوا شدہ ہو بے وقوفوں نے شدی مدہ ہو۔ خاص اہتمام سے پڑھنا اور آتش پر وید منتر پڑھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ ہندو لوگ آتش پرستی و بت پرستی کرتے ہوئے عمدہ عمدہ اشیاء چڑھاتے جاتے ہیں اور وید منتر پڑھتے جاتے ہیں غرض کہ آپ کے یہ سب عذر من گھڑت ہیں دراصل آپ لوگ آتش پرستی کرتے ہیں اگر آتش پرستی نہیں کرتے تو سوال مذکورہ بالا کا کوئی معقول جواب دیجئے پھر سوامی دیانند مولف آریہ بھی کے صفحہ ۱۸ میں صاف لکھا ہے کہ خدا کی پرستش بذریعہ آگ کی جاتی ہے۔ شاید ایشور آگ میں رہتا ہوگا یا ہون کرتے وقت ہون کنڈ میں گھس پڑتا ہوگا۔ کیوں آریو سچ ہے

"بریں عقل و دانش بباید گریست"

اور اب وہ عذر خود ہی رد ہو گیا کہ ہوا شدہ ہونے کے واسطے ایسا کرتے ہیں اور دوسرا سوال یہ پیدا ہوا کہ اگر یہ قول صحیح ہے کہ ایشور کی پرستش بذریعہ آگ کی جاتی ہے۔ تو ہندو کا یہ عذر کہ پتھر کے ذریعہ ایشور کی پوجا کی جاتی ہے کیوں نہیں آریہ صاحبان تسلیم کرتے ہیں کیوں ان کو بت پرستی سے منع کرتے ہیں۔ جو عذر آریوں کا آتش پرستی کی بابت ہے وہی عذر ہندو کا بت پرستی کی نسبت ہے۔ اگر وہ

الملتمس محمد شکور ...

ahmadimuslim.de

بُت پرستی کے باعث جنت سے محروم رہینگے۔ تو آریہ لوگ آتش پرستی کے باعث کیسے جنت کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ اللہ جل شانہٗ روز قیامت فرشتوں کو حکم دیگا کہ احشروا الذین ظلموا وازواجھم وما کانوا یعبدون من دون اللہ فاھدوھم الی صراط الجحیم۔ کہ ظالموں اور اُن کے ہمراہیوں کو جمع کرو اور جنکی وہ خدا کو چھوڑ کر پوجا کرتے تھے (یعنے شجر و حجر و آب و آتش وغیرہ پھر انہیں ان ہاتُھ کی سزا ہیں) دوزخ کی راہ دکھا دو جہاں ایک سے ایک بڑھ کر دردناک عذاب ہیں۔ اُولٰئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ۔ دوزخی لوگ ہمیشہ دوزخ میں رہینگے اب آریوں کی مردم پرستی ملاحظہ فرمائے آریوں میں ایک پاک و پوتر مسئلہ نیوگ ہے کہ جب اپنے سے اولاد نہ ہو سکے تو اپنی عورت کو اولاد کی خاطر دوسرے مرد کے پاس بھیجدے رگوید۔ منڈل ۱۰ سکت ۱۰ منتر ۱۰ میں ہے۔

([illegible]) ترجمہ جب مرد اولاد پیدا کرانے کے ناقابل ہو تب اپنی عورت کو اجازت دے کہ اے نیکبخت اولاد کی خواہش کرنے والی تو مجھ سے علاوہ دوسرے خاوند کی خواہش کر اب مجھ سے اولاد نہیں ہو سکتی ہے۔ ۔۔۔ عدد ۔۔۔ کے لوگوں میں اظہار کر کے کہ میرا اور فلانے کا ہوگا غیر مرد سے ہمبستر ہو کر اولاد حاصل کرے اور اگر اُس سے بھی اولاد حاصل نہ ہو تو تیسرے مرد سے بغل گیر ہو اور جو وہ بھی نامرد نکلے پھر چوتھے کے آغوش میں جا پہنچے پھر اگر بیرنگ تقدیر سے وہ بھی نکما نکلے تو پانچویں سے جا چمٹے اور اگر یہ بھی اولاد نہ دے تو چھٹے ساتویں آٹھویں نویں دسویں تک جا پہنچو اب بھی اگر اولاد نہ ہو تو رو دہو کر بیٹھ رہے۔ اب سُنیئے اول تو یہ ایک حیا سوز مسئلہ ہے کہ اپنی پرپروہ ۔ت کو غیر مرد کے آغوش میں دے کرے تو صحبت گرم کر۔ جا عورت بستر ازم کر۔ دوسرے خدا سے مقابلہ کرنا ہے خدا کو تو اولاد دینا منظور نہیں ہے۔ آریہ ہیں کہ انسانوں ہو مانگتے پھرتے ہیں کہ ۔۔۔ ویرج داتا تھوڑا سا ویرج ہمارے کھیت میں ڈالدو۔ ہم کو بھی اپنی دیا سے پھل مل جائے۔ ایشور نے آپکو بہت دیا ہے توبہ توبہ یا الٰہی توبہ۔ افسوس ہے ایسے مسئلوں اور ایسے عقیدے پر کہ ایک عورت کو ایک مرد سے۔ ۔ ۔ کے ساتھ ملایا جاوے یہ صریحاً مردم پرستی ہے۔ اگر کوئی بچہ مل گیا تو ایک مراد کو آئی

لیکن آبرو خاک میں مل گئی۔ پھر سوچو بھی کس کام کا وہ بچہ کا تعلق نطفہ سے ہے۔ وارث ہو نہیں سکتا ہے اور دنیا بھی حلال نہیں کہینگی۔ ادھر ایمان بھی جاتا رہا۔ جائز وارث بھی نہ ملا۔ بچہ کا دینا نہ دینا خدا کے اختیار میں ہے۔ خدا کو چھوڑ کر انسانوں سے مانگنا۔ ارے آریو یہ صریحاً مردم پرستی ہے اس سے باز آؤ۔ ایک خدا کو پوجو عزت و عظمت کو خاک میں مت ملاؤ۔ جو کچھ مانگنا ہو خدا سے مانگو فضول تدبیروں سے عورت کو غیر مرد کے ساتھ سُلانے سے کچھ نہ ہوگا۔

چاک کو تقدیر کے ممکن نہیں کرنا رفو
سوزن تدبیر ساری عمر گو سیتی رہے

گناہ بے لذت مول لیتے ہو نجات سے ہاتھ دہو لئے ہو۔ آیہ کریمہ انہ من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ کے مصداق بنتے ہو ان باطل عقیدوں اور حیا سوز مسئلوں سے جلد تائب ہو کر اسلام سے رشتۂ الفت جوڑو۔

اب اس قول کا ثبوت سنو کہ آریہ نجات کے مفہوم سے نابلد ہیں دیکھو نجات لفظ عربی ہے جسکے معنے فوز بقا اور ہر قسم کے عذاب و عقاب سے مخلصی و رستگاری (لغت عرب صراح قاموس وغیرہ ملاحظہ کرو) ہمیشہ کو ملتے ہیں قرآن شریف خود ہی بتلاتا ہے لا یمسھم فیھا نصب وماھم منھا بمخرجین۔ نہ جنت والوں کو کوئی تکلیف ہوگی اور نہ وہ وہاں سے کبھی نکالے جاینگے۔ اور آریوں کے عقیدہ میں عمدہ جنم حاصل کرنا نجات ہے جو سراسر غلط ہے۔ اگر یہ لوگ نجات کی تعریف سے واقف ہوتے تو ہرگز اسکو نجات نہ کہتے۔ اس عالم میں کیسا ہی اعلیٰ مدارج پر پہونچا ہوا انسان ہو۔ وہ بھی ایک نہ ایک غم میں مبتلا رہتا ہے۔ بقول بابا نانک۔

نانک دکھیا سب سنسار

(باقی دارد)

(مرقومہ شیخ احمد اللہ از سرودی)

درخواست

ایک صاحب مولوی عبد القادر ڈاکخانہ ناخبانہ ضلع اکولہ نے مبلغ ۱۲ بذریعہ منی آرڈر دفتر میں بھیجا ہے مگر یہ نہیں بتایا کہ کس غرض کے لئے بھیجا ہے۔ براہ مہربانی مطلب سے اطلاع دیں۔ (ابو الوفاء)

ahmadimuslim.de

فتویٰ

س نمبر ۶۷۔ عید الفطر کی صبح کیوقت ایک میت ہوگئی آیا پہلے اُسکا جنازہ پڑھا جائے یا پہلے عید کی نماز پڑھی جائے۔ آیت۔ حدیث کا حوالہ دیجئے۔

(خیر الدین از امرتسر)

ج نمبر ۶۷۔ جنازہ اگر نماز سے پہلے تیار ہوگیا تو اُسکی تقدیم میں کیا شبہ ہے حدیث میں آیا ہے میت کو قبر میں جلدی پہنچاؤ وجہ یہ فرمائی کہ اگر وہ نیک ہے تو اُسکے آرامگاہ میں جانے دو۔ اگر بد ہے تو اپنے کندھوں کو خالی کرو۔ اور اگر جنازہ عین نماز کیوقت لیا رہا ہے تو چونکہ جنازہ کا کوئی وقت مقرر نہیں اور نماز کا وقت مقرر ہے اگر نماز نہ پڑھی جاویگی تو جماعت ہوجائیگی اس لئے نماز پہلے پڑھ کر پھر جنازہ پڑھا جاوے اور اگر جنازہ عیدگاہ میں آجائے تو جنازہ پہلے پڑھ لیا جائے کیونکہ دعا سے میت کو آسایش پہونچتی ہے پس جلد اسکو آسایش پہونچائی جائے۔

والعلم عند اللہ۔

س نمبر ۶۸۔ زید باشندہ بنگلہ سعد ہے اُس کے ہاں عمرو بیٹا پیدا ہوا عقیقہ کیلئے جانور تلاش کیا نہ ملا۔ اتفاق سے بکر (جو زید کا دوست ہے) جسکا مکان سندھ میں ہے اپنے وطن کو آنے لگا پس زید نے کچھ روپیہ اپنے دوست کو دیدیا کہ تم مولود مسعود مذکور کا عقیقہ اپنے وطن میں کر دینا پس اب یہ فعل زید و بکر کا محمود ہے یا زبون۔ اور بکر کیلئے کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔ (راقم غریب اللہ طالب العلم مدرسہ احمدیہ بلرامپور)

ج نمبر ۶۸۔ زید کے فعل کے جائز ہونے میں کیا کلام ہے اُس نے ایک نیک کام کیا ہے جو اپنے سے نہ ہوسکا اُسمیں اپنا وکیل بنایا پس زید کا فعل حسن ہے۔ نیت نیک ہو۔

س نمبر ۶۹۔ اگر نابالغ لڑکا امام بنکر اُس کے پیچھے نماز پڑھی جاوے تو وہ نماز درست ہوگی یا نہ۔ اگر درست ہے تو آیات یا احادیث معتبرہ درج فرماویں۔ اگر درست نہیں ہے تو بھی۔

س نمبر ۷۰۔ اگر مسافر امام ہو تو عصر یا ظہر یا عشاء کی نماز کی چار رکعت پڑھ سکتا ہے یا دو ہی پڑھکر سلام پھیرے۔ اور اگر مقتدی ہو امام کے پیچھے چار رکعت پڑھے یا دو ہی پڑھے۔

س نمبر ۷۱۔ گردن کا مسح کرنا سنت ہے یا بدعت یا کیا ہے۔

س نمبر ۷۲۔ جو شخص نماز کی ایک رکعت کے بعد یعنی بعد دو سجدہ کے فوراً دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہوجائے یعنی بیٹھے ہرگز سیدھی نہ کرے اور نہ زمین پر ہاتھ لگا کر اٹھے اُسکی نماز درست ہوگی یا ناقص ہوگی یا نہ ہوگی اسکی بابت حدیث میں کیا حکم ہے۔ (اللہ دتا از بہاولپور)

ج نمبر ۶۹۔ نابالغ لڑکے کی جماعت میں اختلاف ہے مگر اصل میں اختلاف اس مسئلہ میں ہے کہ متنفل (یعنی نفل پڑھنے والے) کے پیچھے مفترض (فرض پڑھنے والے) کی نماز جائز ہے یا نہیں۔ علماء حنفیہ اس سے منکر ہیں۔ اہل حدیث اور دیگر علماء قائل ہیں۔ حدیث شریف میں قائلین کی تائید ملتی ہے چنانچہ اس مسئلہ کا سابقہ نمبروں اہلحدیث میں مرات کرات ذکر آچکا ہے پس اگر نابالغ کے پیچھے نماز پڑھی جائے تو جائز ہے حدیث میں آیا ہے جو مشکوٰۃ باب الامامت فصل سوئم میں مرقوم ہے کہ ایک نابالغ لڑکا بڑی عمر کے صحابہ کی جماعت کراتا تھا کیونکہ اُسے قرآن شریف انکی نسبت زیادہ آتا تھا۔

ج نمبر ۷۰۔ مسافر کے اتمام یعنی چار رکعت پڑھنے میں بھی اختلاف ہے کیونکہ قصر میں اختلاف ہوا ہے۔ علماء حنفیہ قصر کو یعنی چار رکعت والی نماز کی دو رکعت پڑھنے کو واجب کہتے ہیں دوسرے علماء اس کے جواز کے بھی قائل ہیں۔ کہتے ہیں کہ اگر مسافر چار رکعت بھی پڑھ لے تو جائز ہے دو بھی پڑھ لے تو جائز ہے۔ قصر واجب نہیں۔ مشکوٰۃ باب صلوٰۃ الخوف فصل اول میں حدیث ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں امام تھے تو آپ نے چار پڑھیں اور صحابہ نے دو دو۔ حضرت عثمان اور حضرت عائشہ وغیرہ رضی اللہ عنہم بھی چار پڑھا کرتے تھے اس لئے اگر چار پڑھے تو جائز ہے بلکہ بوجہ کثرت رکعات افضل ہے۔ مقتدی امام

ج نمبر ۷۱۔ گردن کا مسح کرنا سنت بھی نہیں اور بدعت بھی نہیں کیونکہ بعض ضعیف روایات میں کرنا آتا ہے جس سے نہ تو سنت ثابت ہوتی ہے اور نہ اُسکی وجہ سے بدعت کہا جاتا ہے البتہ فقہاء حنفیہ اس کو استحباب کے قائل ہیں۔

ج نمبر ۷۲۔ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھنے سے

پہلے قعدہ فرماتے تھے اسکو جلسہ استراحت کہتے ہیں علماء حنفیہ اس کے استحباب کے منکر ہیں بخلاف شافعیہ اور اہل حدیث قائل ہیں پس اگر اُسنے ایسا کیا تو ایک مستحب کا ترک کیا نماز میں کوئی فساد یا نقصان نہیں آیا۔

س نمبر ۳ ۔ یہ جو مروج ہے کہ امام کے سوا ایک شخص یوں کہتا ہے کہ دو رکعت نماز عید فطر واجب ساتھ چھ تکبیروں کے پیچھے اس امام کے منہ طرف کعبہ شریف کی۔ یہ فعل جایز ہے یا نہیں (علی محمد ضلع گورداسپور)

ج نمبر ۳ ۔ نیت کرنا ہر کام میں ضروری حکم ہے انما الاعمال بالنیات مگر نیت دل کا فعل ہے زبان سے ایسے کلمات کہنا گو بہ نیت تلقین ہی کہے جائیں ضروری نہیں۔ بلکہ بعض علماء اسکو بدعت سمجھتے ہیں۔ اسی طرح ہر ایک نماز کا حکم ہے۔

س نمبر ۴ ۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے جو (ا) رمال ہے رمل کے ذریعہ کچھ باتیں بتا کر مسلمانوں میں فساد ڈالتا ہے اور رمال وصول کرتا ہے (ب) قرآن مجید غلط پڑھتا ہے۔ (ج) مشرکین و کفار کے عقد پڑھا کر اُجرت لیتا ہے (د) ارکان نماز مثلاً جلسہ قومہ وغیرہ پورے طور پر ادا نہیں کرتا۔ (خاکسار محمد حسین خاں از منٹگمری)

ج نمبر ۴ ۔ وجہ اول موجب فسق ہے۔ وجہ دویم اگر بے قدرت ہے تو معذور ہے۔ وجہ سویم میں تفصیل ہے کہ اگر اسلامی طریق سے اُن کو نکاح کراتا ہے تو گناہ نہیں اور اگر کوئی کفری رسم بھی نکاح میں کرتا ہے تو مجرم ہے ان وجوہ سے گو وہ بد اور گنہگار ہے مگر نماز اُسکے پیچھے جائز ہے بشرطیکہ کوئی عقیدہ مشرکانہ نہ رکھتا ہو کیونکہ یہ افعال موجب کفر نہیں۔ حدیث میں آیا ہے صلوا خلف کل بر وفاجر یعنے ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ جبتک کفر و شرک کے درجہ تک نہ پہنچے۔ البتہ چوتھی وجہ سخت ہے کہ وہ ارکان نماز ہی اچھی طرح ادا نہیں کرتا تو پھر نماز کیسی۔ پس ایسے شخص کے پیچھے جبتک ارکان نماز اچھی طرح ادا نہ کرے نماز نہ پڑھنی چاہیئے کیونکہ ایسے شخص کو جو ارکان نماز اچھی طرح ادا نہیں کرتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا صل فانک لم تصل یعنے تو پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی۔

س نمبر ۵ ۔ امام مسجد میں نماز اور اذان کے لئے مقرر ہے اُسکے لئے کھانا اور تنخواہ تعیین کرنا جائز ہے یا نہیں۔ آیت یا حدیث صحیح سے ارشاد فرماویں۔ امام کو لینا بھی جایز ہے یا نہیں۔

س نمبر ۶ ۔ حافظ قرآن شریف بایں طریق تعلیم دیتا تھا کہ ایک روپیہ سیپارہ یا دو روپے مقرر کرکے لونگا اس سے ایک حبہ کم ہوگا ورنہ تعلیم نہ ہوگی جواز اور عدم جواز سے مطلع فرماویں۔

س نمبر ۷ ۔ مال تجارت موجودہ دوکان کی زکوٰۃ اور زیور مستعمل یا غیر مستعمل کی عند الائمہ اہل حدیث جائز ہے یا نہیں۔ (ضیاء احمد پٹیالہ)

ج نمبر ۵ و ۶ ۔ مشکوٰۃ باب الامامت فصل سویم میں حدیث ہے کہ صحابہ نے اپنے امام کو چندہ کرکے چادر خرید دی تھی۔ اس لئے اگر کوئی امام یا موذن تنخواہ لیوے تو جائز ہے ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو فرمایا تھا کہ موذن ایسے شخص کو بنایو جو اذان دینے پر مزدوری نہ لے سو اس کے معنے اولویت کے ہیں حرام نہیں خصوصاً ایسے وقت میں کہ بغیر اماموں اور موذنوں کی خدمت کئے اگر کوئی شخص اس خدمت کو مفت ذمہ نہ لے جس سے مسجد کی ویرانی کا اندیشہ ہے۔ اسلئے متقدمین علماء حنفیہ نے تعلیم قرآن پر اُجرت لینے سے منع کیا تھا مگر متاخرین نے جب دیکھا کہ درس و تدریس کو نقصان پہنچتا ہے تو جواز کا فتوے دیدیا پس حافظ قرآن کو بھی لے لینا جائز ہے۔ حدیث بخاری میں ہے احق ما اخذتم علیہ اجرا کتاب اللہ۔ یعنے کتاب اللہ کی اُجرت سب اُجرتوں سے اچھی ہے کیونکہ اس میں ایک کرشمہ دو کار ہیں۔ دینی اشاعت بھی ہے اور دنیاوی فایدہ بھی۔

ج نمبر ۷ ۔ مال تجارت کی زکوٰۃ تو واجب ہے مگر زیور کی زکوٰۃ میں اختلاف ہے۔ خاکسار کے ناقص علم میں واجب نہیں کیونکہ بغرض استعمال ہے۔ جو باقی اسباب البیت کی طرح ہے۔ اُسکے وجوب کے متعلق کوئی حدیث صحیح نہیں دیکھی۔

تعلیم الاسلام بجواب تہذیب الاسلام زیر طبع ہے شائقین ذرہ توقف کریں۔ اور خریدار بڑہاویں۔ قیمت ۵ر

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

محمڈن کانفرنس لکھنؤ میں امسال ایک لاکھ ۴ ہزار روپیہ چندہ جمع ہوا۔ جو آئندہ کامیابی کی انشاء اللہ کافی ضمانت ہے۔ نواب محسن الملک کو مبارک باد۔

بندر آرتھر جاپانیوں نے بالکل فتح کر لیا کہاں روس اور کہاں جاپان۔ سچ ہے کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ۔

عجائبات موضع ہرسٹھیب اشرفپورہ کے یہاں ایک لڑکا دو ماہ کا ہے جسکے پاخانہ کا مقام نہیں ہے کچھ گندلا سا پیشاب کی راہ سے بعض وقت آتا ہے۔ موضع منگل پور میں ایک گڈریا کے اہل کا لڑکا ہے جو صرف دودھ پیتا ہے۔ دو برس کے سے بھی اناج نہیں کھاتا اور اگر کسی طرح دیا گیا تو قے ہو گئی۔ موضع بلھوا میں ایک بکری ہے جسکے دو تھن بجائے پیٹ کے آگے کو سینے کے بل چلتی پھرتی ہے۔ سبحانہٗ ما اعظم شانہٗ۔ (مولوی احمد زمان از بلرام پور)

افیمیوں میں حرکت۔ آجکل گورنمنٹ چین اپنی فوجی تیاری میں بڑی تیزی اور چستی سے مصروف ہے تمام چینی فوج کا از سر نو انتظام کیا گیا ہے اور جاپانی انسٹرکٹر چینی فوج کو فوجی تعلیم وغیرہ کے لئے مقرر کئے گئے ہیں غیر معمولی مصروفیت کے ساتھ ہتھیاروں کو جمع کیا جا رہا ہے اور نئے ہتھیار بنائے جا رہے ہیں۔

چینی گورنمنٹ اب سمجھ گئی ہے کہ غیر سلطنتوں سے سامان جنگ منگوانا اور جنگی سامان کے لئے غیروں کا دست نگر رہنا بالکل نامناسب ہے اس لئے گورنمنٹ چین نے اپنے ہی اسلحہ خانوں میں ہر قسم کا سامان جنگ تیار کرنے کا مستحکم ارادہ کر لیا ہے۔

عظیم ترین گولہ۔ کرپ کے مشہور کارخانہ واقع شہر ایسن ملک جرمنی میں گورنمنٹ روس کے لئے توپ کا ایک ایسا گولہ بنایا گیا ہے کہ اسکے برابر دنیا میں اور کوئی بڑا گولہ اب تک نہیں بنا اس گولہ کا وزن ۲ ہزار ۶ سو پونڈ یا ۳۲ من ہے۔ جس توپ سے یہ گولہ فیر کیا گیا وہ بھی دنیا میں سب سے بڑی توپ ہے اور وہ روس کے شہر کرونسٹاڈٹ میں رکھی ہوئی ہے۔

یہ توپ ۱۲ میل تک فیر کرتی ہے۔ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ اس توپ سے ایسا ہر ایک گولہ فیر کرنے پر ۳ ہزار ۶ سو روپے خرچ پڑتا ہے۔ [illegible]

زار روس اور اُن کے وزیروں نے ۵ ماہ حال کو محل شاہی میں ایک کونسل کا اجلاس منعقد کیا جس میں یہ بات طے ہوئی کہ جاپانیوں کیساتھ لڑائی بڑی چستی کے ساتھ جاری رکھی جائے اور روسی جنرل کے پاس ماہ فروری کے ختم ہونے سے پہلے دو لاکھ فوج اور بھیجی جائے۔

قسطنطنیہ میں انگریز باہم سرگوشیاں کر رہے ہیں کہ انگلستان کا ارادہ ہے کہ اگر سلطان المعظم عدن کی حدبندی کی اجازت میں دیر کرینگے تو انگریزی فوج اُن مقامات میں بھیجی جائیگی جو بخیال انگلستان برٹش حدود میں داخل ہیں اور وہاں ترک موجود ہیں اور ترکی فوج ان مقامات سے زبردستی نکالی جائیگی لیکن بعید از قیاس معلوم ہوتا ہے کہ شاید ہی دانشمند انگلستان ایسا کرے کیونکہ ان باتوں کا انجام کچھ اچھا نہیں ہو سکتا۔

افریقہ میں جہاں جہاں جرمنی کی نوآبادیاں ہیں انہیں جرمنی تعلیم اور نصرانیت اختیار کرنے پر زور دیا جا رہا ہے اور چونکہ عرب اسلام اور احکام مذہبی کو سخت پابند ہیں اسلئے اُن کو مقابلہ میں اصلی باشندوں کی حمایت کر کے نزاع و فساد کا ہنگامہ گرم کیا جاتا ہے۔

تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ مردوں کی نسبت عورتیں زیادہ دیوانی ہوتی ہیں۔ مرد زیادہ تر مسکرات کے استعمال سے دیوانے ہوتے ہیں اور عورتیں عشق و محبت سے۔

ترکی نظارت حربیہ نے حکم عام جاری کیا ہے کہ ملازمان فوج کسی حالت میں بجائے وردی کے معمولی ملکی لباس پہنکر بازاروں میں نہ نکلیں

قسطنطنیہ کے کارخانہ جہاز سازی میں حجاز ریلوے کے لئے ایک مسجد نما گاڑی تیار ہو رہی ہے اسکی نسبت اثنا اور تحقیق ہوا ہے کہ یہ گاڑی ایسی بنائی جائیگی کہ گاڑی کسی سمت کو کیوں نہ جاتی ہو مسجد کی محراب ہر حال میں کعبہ ہی کی طرف رہیگی۔ اور مسافر ہر حالت میں کعبہ ہی کی طرف سجدہ کر سکینگے۔ (شاید قبلہ نما لگا دینگے)۔

بغداد سے موجودہ ریلوے کے علاوہ جو بہت کچھ بن چکی ہے ایک اور لائن بھی جاری ہونے والی ہے [illegible] کمپنی سوریہ لینے خط و کتابت اپنا اطمینان کر رہا ہے اور اس نے اس اہم کام کو پورا کرنے کی ضمانت [illegible]

ahmadiyyamuslim.de

دی بیسٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معزز ین ملک آج بیشک آپکو ایسی بہت سی سٹیل ٹرنک ہر جگہ ملسکتی ہیں۔ اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن کے لحاظ سے نگاہوں کو گرویدہ کر لیتی ہیں مگر جب استعمال میں آتے ہیں تو چند روز میں اُن کے جوہر کھل جاتے ہیں۔ افسوس ہے کہ آجکل لاٹری کے ٹکٹوں کا ایک ایسا اندھا دھند طریق نکلا ہے جو غور کر کے دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ہرگز ہرگز پائداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے۔

ہمنے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہمارے کام میں یہ خاص خصوصیت سمجھی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقعہ نہیں ملا۔ کیوں؟ ہم خود اپنے ہاتھوں سے کام کرتے ہیں اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں اور بیرونجات کے بہت سے کارخانہ دار ہمیں سے رنگ و روغن کراتے ہیں اور ہمسے ہی عموماً مال منگا کر بھجواتے ہیں اس طرح سے خریداروں کو بہت نقصان ہوتا ہے۔ اسی وقت کو دور کرنے کیلئے قیمت میں رعایت کر دی ہے اور جن سے ہمارا معاملہ ہے وہ اسبات کے شاہد ہیں۔ کہ یہ صرف سچی بات کا اظہار ہے۔

غیر معمولی رعایت: ہمنے قیمت میں جو نسبتاً بہت تخفیف کر دی ہے یعنی بجائے ۳ ر فی انچ کے ۲ ر فی انچ قیمت کر دی ہے یہ اسلئے کہ ہم خود دستکار ہیں اور ارزاں فروشی بسیار فروشی یہ ہمارا اصل ہے علاوہ رعایت کے ہمارا مال بھی ایسا ہے کہ نہایت مضبوط ہے۔ امید ہے کہ معزز خریداران ہماری محنت کی داد دینگے۔

	فی درجن	فی نمبر	بحساب تین آنہ فی انچ					کیلش بکس
سپاٹ ٹرنک سائز	[illegible] انچ	۳۳ انچ	۳۰ انچ	۲۸ انچ	۲۴ انچ	۲۱ انچ	۱۸ انچ	۱۲ ر فی انچ
قیمت اصل	[illegible]	سے	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۳ آنہ سستی ۸ ر فی انچ
قیمت رعایتی	[illegible]	لے	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیلش بکس سٹیل فی انچ
رنگین	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

نوٹ: [illegible]

الملتمس الہ دیا عبدالعزیز [illegible] سیالکوٹ

کون کہتا ہے کہ آپ عنین ہیں؟

مجھے کچھ غرض نہیں کہ لمبی چوڑی تحریروں سے آپکی منتیں کروں کیونکہ خود بخود و ہوتی ہے مشہور اثر دار دوا۔

نیازمند کی تیار کردہ معجون جسکی بابت نیازمند نے آجتک کبھی کسی اخبار یا اشتہار میں مضمون نہیں دیا۔ جسکا تجربہ مدت سے میں نے اپنے مطب میں بارہا کئی اشخاص پر کیا جو اپنے کیمیائی اثر کے باعث کسی طرح بری ثابت نہیں ہوئی اعضائے رئیسہ کو تقویت تامہ دیتی ہے یہ معجون جسکا نام **معجون جواہر** رکھا گیا ہے مروارید عنبر مشک یشب عقیق۔ فولاد۔ نقرہ طلا اور ان ادویہ مفرحہ مقویہ۔ باہیہ سے ترکیب دیجاتی ہے جو ہمارے سینہ بسینہ چلی آتی ہیں جس سے حواس خمسہ ظاہری و باطنی بالکل درست رہتے ہیں طبیعت میں ایک طرح کی جوانمردی حوصلہ اور منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے بھوک معمول سے زیادہ لگتی ہے خون صالح پیدا اور قوۃ رجولیت زیادہ ہوتی ہے نسیان۔ ضعف چشم نوازل حارہ و باردہ۔ دمہ ضیق النفس۔ انتصاب النفس۔ کمزوری اعصاب۔ رعشہ۔ صرع۔ کزاز۔ لقوہ فالج وغیرہ زائل ہوتے ہیں امراض معدی مثل درد شکم۔ ریح۔ نفخ۔ بدہضمی۔ اور ورم ترش۔ اسہال وغیرہ دور ہوتے ہیں۔

معجون جواہر بڈھوں کو جوان اور جوانوں کو شیر دلیر بنانے کیلئے کافی نسخہ ہے قیمت فی شیشی ۲ یوم کے واسطے کافی ہے صرف عہ

حبوب قوی باہ تجربہ سے ہو ادوا کی تعریف ہیگا۔ نشہ گھبراہٹ وغیرہ بالکل نہیں قیمت فی درجن دوعہ

آتشک کیلئے اکسیر قیمت عہ۔ **داد** کی بے مثل دوائی۔ **سوزاک** کی دوا قیمت (دعہ) **چنبل** کی بینظیر دوا قیمت عہ۔ **عرق** کی قیمت دام عہ **ضیاطلا** جس سے آبلہ اور کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی ہے۔ قیمت عہ

المشتہر

حکیم محمد ابراہیم چشتی امرتسر

چوک سنگھ

حسب الارشاد مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث میں چھپکر شائع ہوا۔

دیانند کا
تازہ لطیفہ
مگر نہایت
تحقیق
حق پرکاش
تیار ہو
اہلحدیث
حیات نبوت
شخصی
فیصلہ اہل حدیث